چھٹا اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 14 فروری 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

لاہور:ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*175: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بینوولینٹ فنڈ الفلاح بلڈنگ لاہور میں عرصہ 7 سال سے کتنے ڈیلی ویجز کلرک کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جون 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پنجاب بینوولینٹ فنڈ بورڈ الفلاح بلڈنگ لاہور میں عرصہ 7 سال سے ڈیلی ویجز پر کلرک کام کر رہے ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفیکیشن کے مطابق ڈیلی ویجز کے ملازمین صرف 89 دنوں کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ مختلف اوقات کار میں ضرورت پڑنے پر 89 دنوں کے لیے ڈیلی اجرت پر رکھے جاتے ہیں۔ خاص طور پر سکالرشپ کی ہزاروں کی تعداد میں وصول ہونے والی درخواستوں کو جلد نمٹانے (Disposal) کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ جو کلرک اس وقت ڈیلی ویجز پر 89 دنوں کے لئے کام کر رہے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ مس نبیلہ حنیف
2۔ حافظ محمد زاہد
3۔ ندیم ظفر
4۔ علی رضا
5۔ محمد یونس

(ب) 89 دنوں کے لئے ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے حکومت کی ایسی کوئی پالیسی نہ ہے تاہم جب بہبود فنڈ بورڈ حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر لگائی گئی پابندی (Ban) اٹھائی جائے گی تو میرٹ اور ٹرانسپیرنسی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خالی اسامیوں کو اشتہار کے ذریعے پر کریگا۔ اس وقت

یہ ڈیلی ویجز ملازمین بھی اپنی درخواستیں جمع کرا سکتے ہیں تو ان کے پچھلے تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جولائی 2013)

لاہور: اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں تعینات مجسٹریٹ کی کارکردگی کی تفصیلات

*298: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں تعینات مجسٹریٹ کا نام کیا ہے اور یہ کتنے عرصہ سے اس آفس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مجسٹریٹ نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران قواعد و ضوابط سے ہٹ کے اپنے قریبی عزیزوں دوستوں کو کوارٹرالاٹ کروائے؟

(ج) مذکورہ آفیسر نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران کتنے ملازمین جو غیر قانونی طور پر سرکاری کوارٹرز میں رہائش پذیر تھے، ان سے کوارٹر خالی کروائے اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا، انکے نام، محکمہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اسٹیٹ آفس میں تعینات مجسٹریٹ صاحب کا نام منظور احمد ہے اور وہ اپریل 2006 سے بطور SJM کام کر رہے ہیں۔ مئی 2010 میں وہ Deputy Secretary/ BS-18 کے عہدہ پر پروموٹ ہوئے۔ حکومت نے ان کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے S M J کی پوسٹ کو ان کے لئے ذاتی حیثیت میں 2010-05-05 سے اپ گریڈ کر دیا۔ تاوقت وہ اس آفس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے قواعد و ضوابط میں نرمی کرنے کا صوابدیدی اختیار صرف وزیر اعلیٰ کو ہے۔

(ج)مذکورہ مجسٹریٹ نے اپنے موجودہ عرصہ تعیناتی 2010-05-05 سے اب تک 330 سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائی ہیں۔ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید براں پینل رینٹ کا معاملہ مجسٹریٹ صاحب کے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 دسمبر 2013)

لاہور: اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ کی تعیناتی کا عرصہ ودیگر تفصیلات

*299: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور کتنے عرصہ سے اسٹیٹ آفس میں تعنیات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفیسر عرصہ تین سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا قواعد وضوابط کے تحت ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے اگر ہاں تو کن قواعد کے تحت ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) اگر مذکورہ آفیسر عرصہ تین سال سے زائد سے اسٹیٹ آفس میں تعینات ہے تو حکومت پنجاب ان کو قواعد کے مطابق ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) مسٹر عمر فاروق 16 مئی 2008 سے اسٹیٹ آفس کے معاملات کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جناب عالیٰ! حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت کسی بھی افسر / آفیشل کی تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔ تاہم In the Public interest افسر کو اس کی جگہ تعیناتی پر مزید رکھا جا سکتا ہے۔

(د) مذکورہ افسر اسٹیٹ آفس کے معاملات سے اچھی طرح واقف ہونے کی بناء پر اور اچھی کارکردگی کی بناء پر وہاں پر تعینات ہے۔ (مذکورہ افسر کی کارکردگی کی رپورٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)، سرکاری رہائش گاہوں اور سرکاری املاک کے متعلق حکومت پالیسی پر عملدرآمد کے لئے فی

الوقت مذکورہ افسر کی تعیناتی اسٹیٹ آفس میں ضروری ہے۔تاہم جیسے ہی کوئی مناسب متبادل افسر میسر ہوا اس کو اسٹیٹ آفس میں تعینات کر دیا جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 7 نومبر 2013)

لاہور: سرکاری کوارٹرز میں غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین اور ان سے کوارٹر خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*300: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین کو نوٹس جاری کئے اور ان سے سرکاری رہائشیں خالی کروائیں-یہ سرکاری ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے غیر قانونی طور پر رہائش پر براجمان تھے؟

(ب) ان غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا ان غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین سے جرمانہ / پینل رینٹ وصول کیا گیا تو اس کی وصولی کی رسید کی نقل فراہم کریں اگر جرمانہ نہیں کیا گیا تو اسکی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ جن الاٹی صاحبان کو نوٹس دیئے گئے ہیں اور ان سے گھر خالی کروائے گئے ہیں، ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ملازمین کی لسٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جن سے جرمانہ وصول کیا گیا ہے ان کی تفصیل مع رسیدیں تتمہ "ب"

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، ماسوائے ان کیسز کے جو مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 دسمبر 2013)

لاہور: نگران دور حکومت میں آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کی تفصیلات

***301: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور کتنے عرصہ سے موجودہ اسامی پر تعینات ہیں اور ان کے نام سے بھی آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے آفیسران کو قواعد و ضوابط سے ہٹ کر آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کروائیں، ان آفیسران کے نام، عہدہ اور محکمہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کتنے آفیسران و اہلکاران ایسے ہیں جن کو نگران دور حکومت میں قواعد میں نرمی کرتے ہوئے آوٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہوئیں، ان آفیسران / اہلکاران کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013   تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) کا نام محمد جہانزیب اعوان ہے اور یہ آفیسر 2013-08-28 سے موجودہ اسامی پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) قواعد و ضوابط یا پالیسی سے ہٹ کر الاٹمنٹس کرنے کا اختیار بشمول ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر S&GAD و کسی افسر کو نہ ہے تاہم وزیر اعلیٰ کو معاملات کی نزاکت دیکھتے ہوئے قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کرنے کا صوابدیدی اختیار حاصل ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ نگران دور حکومت میں نگران وزیر اعلیٰ نے اپنا صوابدیدی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے ایک الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 نومبر 2013)

لاہور: نگران دور حکومت میں انفار مر سکیم / قواعد میں نرمی کر کے الاٹ کئے گئے کوارٹرز کی تفصیلات

*302: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور میں کب سے اسٹیٹ آفس میں تعینات ہیں؟

(ب) اسٹیٹ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران قواعد سے ہٹ کر کتنے ملازمین کو کوارٹرز الاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) موجودہ اسٹیٹ آفیسر نے نگران دور حکومت میں کتنے ملازمین کو انفار مر سکیم اور قواعد میں نرمی کر کے کوارٹرز الاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور ان کی کوارٹر رجسٹریشن اور کل سروس سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر (ایس اینڈ جی اے ڈی) سول سیکرٹریٹ لاہور میں 2008-08-15 سے تعینات ہیں۔

(ب) درست نہ ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کرنے کا اختیار نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سرکاری گھروں میں کرایہ داری اور ناجائز قابضین کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے 1997 میں انفار مر سکیم کو الاٹمنٹ پالیسی میں شامل کیا گیا جس کے تحت پالیسی میں الاٹمنٹ کے اہل سرکاری ملازمین اگر تین ناجائز قابض سرکاری گھروں کی نشاندہی کریں اور ان کی باقاعدہ انکوائری کے بعد اگر غیر قانونی قبضہ ثابت ہو جائے تو نشاندہی کئے گئے تین سرکاری گھروں میں سے ایک گھر کی الاٹمنٹ انفار مر کو اس کے استحقاق کے مطابق کی جاتی ہے اور گورنمنٹ کو فوری طور دو عدد سرکاری گھر دستیاب ہو جاتے ہیں جن کو بعد ازاں میرٹ پر الاٹ کیا جاتا ہے۔ مزید براں

انفارمر سکیم باقاعدہ الاٹمنٹ پالیسی کا حصہ ہے اور اس میں کسی قسم کے قواعد وضوابط میں نرمی کا تعلق نہ ہے۔ قواعد میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کا اختیار ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو نہ ہے۔ نگران دور حکومت میں انفارمر سکیم کے تحت جن ملازمین کو الاٹمنٹس کی گئی ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید براں نگران دور حکومت میں وزیر اعلیٰ نے قواعد میں نرمی کر کے GOR-II میں ایک الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2013)

لاہور: اسٹیٹ آفس میں ملازمین کی تعداد اور ان کو قواعد سے ہٹ کر الاٹ کی گئی رہائش گاہوں کی تفصیلات

*303: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور کے آفس میں کتنے ملازمین کس کس کیٹیگریز کے کب سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کے پاس سرکاری رہائش گاہیں ہیں اور ان کی کل سروس کتنی ہے اور ان کی کوارٹر رجسٹریشن کب ہوئی اور ان کو کوارٹر الاٹمنٹ کب ہوئی؟ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو قواعد میں نرمی کر کے الاٹمنٹس کی گئیں؟

(د) موجودہ اسٹیٹ آفیسر کب سے یہاں پر تعینات ہے، ان کی تعیناتی کے دوران کتنے ملازمین کو انفارمر سکیم کے تحت الاٹمنٹس کی گئیں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں 29 ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اسٹیٹ آفس میں جن ملازمین کے پاس سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس کے صرف ایک ملازم غنضفر علی، جونیئر کلرک کو وزیر اعلیٰ نے قواعد وضوابط میں نرمی کرتے ہوئے الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تتمہ "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) موجودہ اسٹیٹ آفیسر (ایس اینڈ جی اے ڈی)2008۔08۔15 سے تعینات ہے۔ان کی تعیناتی کے دوران مروجہ الاٹمنٹ پالیسی کے تحت اہل محکمہ جات کے 49 سرکاری ملازمین کو انفارمر سکیم کے مطابق الاٹمنٹس کی گئیں، جن کی تفصیل تتمہ "د"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 دسمبر 2013)

لاہور: کوارٹر الاٹمنٹ کے لئے اسٹیٹ آفس میں 20 سے 22 سال سے رجسٹر ڈشدہ ملازمین کو کوارٹر الاٹ نہ کرنے کی وجوہات ودیگر تفصیلات

*304:جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر اور اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ ایس اینڈ جی اے ڈی نے اپنی تعیناتی کے دوران وزیر اعلیٰ کی سفارشات پر قواعد میں نرمی کرتے ہوئے، کل کتنے آفیسران ودیگر ملازمین کو کوارٹر الاٹ کئے ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب)ان میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کی کل سروس صرف ایک سال سے 6 سال کے درمیان ہے ان کے نام، عہدہ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کی کل سروسز 20 سے 25 سال ہو چکی ہے اوران کی رجسٹریشن کو 20 سال سے 22 سال ہو چکے ہیں، ان کو ابھی تک کوارٹرالاٹ نہیں کیۓ گئے، اسٹیٹ آفس کی رجسٹریشن کے مطابق ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) مورخہ 28-08-2013 سے تعینات ہیں جبکہ اسٹیٹ آفیسر مورخہ 15-08-2008 سے تعینات ہیں۔ مزید یہ کہ 2008 سے 2013 کے دوران وزیراعلیٰ نے قواعد وضوابط میں نرمی کرتے ہوۓ اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کر کے مختلف کیٹیگریز میں 600 الاٹمنٹس کی ہیں جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایسے ملازمین کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایسے ملازمین جن کو اسٹیٹ آفس میں خود کو رجسٹرڈ کرواۓ 20 سے 22 سال ہو چکے ہیں اور ان کی کل سروس 20 سے 25 سال ہو چکی ہے اب تک سرکاری کوارٹرالاٹ نہ ہوۓ ہیں۔ ایسے ملازمین کی اکثریت کا تعلق سنگل روم، ٹوروم جونیئر کیٹیگری سے ہے۔ ان کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 دسمبر 2013)</u>

<u>وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*375: <u>جناب اعجاز خان:</u> کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2011-12 وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں کل کتنے اخراجات ہوۓ اور کس کس مد میں تفصیل سے بیان کریں؟

(ب)مذکورہ سیکرٹریٹ کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کتنی گاڑیاں ہیں اور گاڑیوں کا پٹرول اور Maintenance کے اخراجات کیا ہیں اور یہ کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں؟

(ج)13-2012 مذکورہ سیکرٹریٹ کے لئے تیل، پٹرول اور Maintenance کی مد میں کل کتنا فنڈ مختص ہوا اور کتنا خرچ ہوا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سیکرٹریٹ کے مذکورہ بالا اخراجات مختص شدہ فنڈز سے زیادہ ہیں تو کتنے زیادہ ہیں اور کیوں؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)سال 12-2011 کے دوران وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں ہونے والے اخراجات 368.202 ملین روپے تھے جن کی تفصیل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دفتر وزیر اعلیٰ پنجاب میں اس وقت کل 129 گاڑیاں ہیں۔ موجودہ سال کے دوران ان گاڑیوں کے اب تک کے پٹرول اور Maintenance کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مد	بجٹ 14-2013	31 اگست 2013 تک کے اخراجات
پٹرول	8.50 ملین	5.88 ملین
مین ٹیننس (Maintenance)	12.75 ملین	5.38 ملین

استعمال کنندہ افسران کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق 2008 سے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے کوئی نئی گاڑی نہیں خریدی گئی۔

(ج) 13-2012 کے دوران مذکورہ دفتر میں 152 گاڑیاں تھیں ان کے تیل، پٹرول اور Maintenance کے اخراجات کی تفصیل اسطرح ہے:۔

مد	بجٹ	اخراجات
پٹرول / تیل	40.50 ملین	40.49 ملین
مین ٹیننس(Maintenance)	34.04 ملین	34.04 ملین

(د) مذکورہ دفتر کے موجودہ مالی سال میں مذکورہ بالا اخراجات مختص شدہ فنڈز کے عین مطابق ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8 نومبر 2013)

راولپنڈی: محکمہ اینٹی کرپشن کے ملازمین کے خلاف شکایات کی تفصیل

*376: جناب اعجاز خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن ریجن ضلع راولپنڈی میں کل کتنے دفتر ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2010 تا یکم جنوری 2013 رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئی ہیں؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف یہ شکایت درست پائی گئیں اور کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی، کس کس ملازم کو سزا اور جرمانہ کیا گیا، تفصیل سے بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن ریجن ضلع راولپنڈی میں کل چار دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) دفتر ڈائریکٹر اینٹی کرپشن راولپنڈی ریجن راولپنڈی، بشمول سرکل آفیسر تھانہ اینٹی کرپشن راولپنڈی اور سرکل آفیسر تھانہ اینٹی کرپشن (HQ)

(ii) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر اینٹی کرپشن اٹک، بشمول سرکل آفیسر تھانہ اینٹی کرپشن اٹک

(iii) دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر اینٹی کرپشن چکوال، بشمول سرکل آفیسر تھانہ اینٹی کرپشن چکوال۔

(iv) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر اینٹی کرپشن جہلم، بشمول سرکل آفیسر تھانہ اینٹی کرپشن جہلم

(ب) محکمہ اینٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں یکم جنوری 2010 تا یکم جنوری 2013 کل 13 شکایات موصول ہوئیں۔

(ج) اینٹی کرپشن راولپنڈی ریجن کے ملازمین کے خلاف شکایت / درخواست موصول ہونے پر اس دور کے متعلقہ ڈائریکٹر نے فوراً انکوائری کا حکم صادر فرمایا۔ گیارہ انکوائریز کے تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے انکوائری کو مکمل کیا گیا اور الزامات ثابت نہ ہونے پر کسی ملازم کو مورد الزام نہ ٹھہرایا گیا۔ جبکہ دو اہلکاران کے خلاف انکوائری زیر دریافت ہے، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 31 جولائی 2013)</u>

<u>ضلع راولپنڈی: پانچ سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات آفیسر کی ٹرانسفر کا معاملہ</u>

*554: <u>جناب محمد عارف عباسی</u>: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ای ڈی او ریونیو کب سے تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کی تعیناتی پانچ سال سے زیادہ ہو چکی ہے؟

(ج) کیا مندرجہ بالا ای ڈی او کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس وقت ای ڈی او (ریونیو) کی اسامی کسی بھی ضلع میں نہ ہے کیوں کہ بحوالہ محکمہ فنانس چٹھی نمبر FD(DG)1-73/2008 مورخہ 18 اپریل 2011 کے تحت تمام اضلاع سے ای ڈی او (ریونیو) کی اسامیاں ختم کر دی گئی تھیں۔ (کاپی پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ضلع

راولپنڈی میں بھی ای ڈی او (ریونیو) کی اسامی نہ ہے تاہم اس وقت ضلع راولپنڈی میں محمد آصف قریشی پی سی ایس گریڈ 19 کے آفیسر بطور ایڈیشنل کمشنر (ریونیو) بتاریخ 8 نومبر 2012 سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ضلع راولپنڈی میں ان کی عرصہ تعیناتی تقریباً 9 ماہ بنتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ اس وقت ان کی عرصہ تعیناتی تقریباً 9 ماہ بنتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔ ان کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد وضوابط کے مطابق ہے۔ تاہم حکومت انتظامی امور کی بہتری کے لئے کسی بھی آفیسر کو تبدیل کر سکتی ہے اور اس ضمن میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2014)

لاہور: وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفس کی جانب سے کیمپ آفس کا قیام و ناجائز تجاوزات اور بھتہ خوری کی تفصیلات

*1218: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور میں اسٹیٹ آفس ایس اینڈ جی اے ڈی کا کیمپ آفس کس تاریخ کو کس اتھارٹی نے کس میٹنگ میں کن مقاصد کے حصول کے لئے قائم کیا، آرڈرز کی کاپی فراہم کریں، نیز کیمپ آفس کے اہلکاران کے نام اور اس کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ کیمپ آفس نے وحدت کالونی میں قیام سے اب تک جو مقاصد حاصل کئے ان کی ڈیٹ وائز ایک جامع رپورٹ ایوان میں پیش کریں اور کیمپ آفس کے سٹاف کی حاضری رجسٹر کی نقول فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اسٹیٹ آفیسر نے کالونی کی مارکیٹ سے ملحقہ چپس، برگر، سوڈا واٹر، شوارما، پولٹری کے سٹالز اور فٹ بال گراؤنڈ وحدت روڈ پر گول گپے اور صدقے کے بکروں کے سٹال ہولڈرز سے صرف بھتہ وصولی کے لئے مذکورہ کیمپ آفس قائم کیا ہے؟

(د) اگر جزو "ج" کا جواب نفی میں ہے تو مذکورہ بیسوں سٹالز کس اتھارٹی نے کن قواعد و شرائط پر قائم کرنے کی اجازت دی ہے، اجازت نامہ کی کاپی فراہم کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ تمام سٹال ہولڈرز گورنمنٹ کو رینٹ دیتے ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت اس تمام مافیا کے پست پناہ اسٹیٹ آفیسر کے خلاف تادیبی کارروائی کرتے ہوئے مذکورہ سٹال ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفس کا کوئی کیمپ آفس نہ ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفس کا کوئی کیمپ آفس نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ جیسا کہ جزو "الف" پر دیا گیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ صدقے کے بکرے، گول گپے وغیرہ جو کہ فنکشن ایریا میں بیٹھے تھے، ان کو وہاں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کی گئی سرکاری خط و کتابت کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید عرض ہے کہ جو لوگ فنکشن ایریا میں چپس اور شوارما وغیرہ لگا کر بیٹھے ہیں ان سب سٹالز والوں کو مورخہ 2012-09-11 کو وہاں سے بے دخل کر دیا گیا تھا۔ جس پر انہوں نے مجاز اتھارٹی کو درخواست دی کہ ہم پچھلے بیس سالوں سے مذکورہ جگہ پر کاروبار کر رہے ہیں اور موجودہ اسٹیٹ آفیسر نے ہمارا کام بند کروا دیا ہے۔ جس پر مجاز اتھارٹی نے تا حکم ثانی ان کو عارضی طور پر سٹالز لگانے کی زبانی اجازت دے دی۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ جیسا کہ جزو (د) میں بیان کیا گیا ہے ان تمام سٹال ہولڈرز کو مجاز اتھارٹی نے بغیر کسی رینٹ کے عارضی طور پر اپنا کاروبار جاری رکھنے کی غیر تحریری اجازت دے رکھی ہے۔ تاہم حکومت اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس جگہ مزید کمرشل دوکانوں کی کتنی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دوکانیں تعمیر کر کے قواعد و ضوابط کے مطابق الاٹ کی جائیں گی اور

ان سے قانون کے مطابق رینٹ وصول کیا جائے گا۔اس سلسلہ میں محکمہ تعمیرات و مواصلات کو مجوزہ سکیم بنانے کے لئے جلد ہی لیٹر بھیج دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2013)

انفارمر سکیم اور میڈیکل کی بنیاد پر الاٹ کی گئیں رہائش گاہوں کی تفصیلات

*1252: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کس کس کیٹیگریز میں کن کن کو انفارمر سکیم کے تحت سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں الاٹ کی گئیں، ان کے رجسٹریشن نمبرز، نام، عہدہ اور محکمہ والاٹمنٹ آرڈر کی کاپی لف کریں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران جونیئر کلرک سے اسٹنٹ کے عہدہ کے کتنے اہلکاران کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی گئیں، ان کے رجسٹریشن نمبر اور ان کے الاٹمنٹس آرڈر کس اتھارٹی نے کئے، اس اتھارٹی کے احکامات کی کاپی بھی لف کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران میڈیکل کی بنیاد پر کن کن کو سرکاری رہائش الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور میڈیکل سرٹیفیکیٹس کی کاپیاں بھی لف کریں؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) انفارمر سکیم کے تحت تمام الاٹمنٹس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران جونیئر کلرک سے اسسٹنٹ کے عہدہ کے 27 اہلکاران کو پالیسی کے مطابق انفارمر سکیم، 7 اہلکاران کو ہارڈشپ سکیم کے تحت اور 105 اہلکاران کو وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی گئی، جن کی تفصیل مع رجسٹریشن نمبرز تتمہ "ب"، "ب(1)" اور "ب(2)" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ Ineligible محکمہ

جات کے ملازمین کے رجسٹریشن بمطابق الاٹمنٹ پالیسی نہ کی جاتی ہے۔تاہم ہارڈشپ سکیم کمیٹی اور وزیراعلیٰ صاحب کے احکامات کی روشنی کے تحت Ineligible محکمہ جات کے ملازمین کو بغیر رجسٹریشن کے ہی الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ دیگر کے رجسٹریشن نمبر اور الاٹمنٹ اتھارٹی مذکورہ تتمہ جات پر درج ہے اور الاٹمنٹ آرڈرز کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)اس ضمن میں عرض ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران 13 گھر میڈیکل کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے جن کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 دسمبر 2013)

سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ریٹائرڈ افسران واہلکاران و دیگر تفصیلات

*1253: ملک تیمور مسعود: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں ملازمین کی مختلف کیٹیگریز کی کل کتنی رہائش گاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ لوگ محکمہ کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے ریٹائر ہونے کے باوجود تاحال سرکاری گھروں پر قابض ہیں اور سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں،ان افسران واہلکاران کے نام، عہدہ اور جس محکمہ سے ریٹائر ہوئے اس سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ افسران واہلکاران کتنے عرصہ سے ریٹائرڈ ہونے کے باوجود سرکاری رہائش گاہوں پر براجمان ہیں،اسٹیٹ آفیسر نے ان سے رہائش خالی کروانے کیلئے کتنی دفعہ مراسلہ یاددھانی ارسال کروائے، علیٰحدہ علیٰحدہ آفسران واہلکاران وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) سرکاری رہائش گاہوں پر زبردستی قابض ریٹائرڈ افسران وہلکاران کو اسٹیٹ آفیسر نے پینل رینٹ کی وصولی کیلئے کتنے مراسلہ جات بھجوائے، علیٰحدہ علیٰحدہ افسران / اہلکاران وائز تفصیل لف کریں اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا گیا، ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ریٹائرڈ آفسران واہلکاران سے رہائش خالی کروانے کیلئے مجسٹریٹ نے کتنی دفعہ آپریشن کیا، اسکی تاریخ وسال سے آگاہ کریں اور اگر نہیں کیا تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 13 دسمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد قواعد کے مطابق مجاز اتھارٹی کی اجازت سے آٹھ ماہ تک سرکاری گھر میں رہا جا سکتا ہے۔ البتہ کچھ الاٹیز حضرات نے سرکاری گھر کو اپنے خاوند / بیوی / بیٹا / بیٹی کے نام ٹرانسفر کروانے کے لئے مجاز اتھارٹی کو درخواست دی جو کہ خلاف پالیسی ہونے کی وجہ سے حکومت نے رد کر دی۔ بعد ازاں وہ اپنے معاملات کو عدالت میں لے گئے ہیں۔ جس پر انہوں نے مختلف عدالت ہائے سے اپنی زیر استعمال سرکاری رہائش گاہوں کی بابت حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو ریٹائرڈ افسران واہلکاران سرکاری گھروں میں حکم امتناعی کی بنیاد پر رہ رہے ہیں ان سے مذکورہ گھر خالی کروانے کی بابت خط و کتابت کرنا توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔ البتہ عدالتوں میں ان مقدمات کی بھرپور پیروی کی جاتی ہے۔

(د) جن سرکاری رہائش گاہوں میں ناجائز قابضین رہ رہے ہیں اور ان کے کیسز بھی عدالتوں میں نہیں تھے، ان تمام قابضین سے سرکاری گھر واگزار کروالئے گئے ہیں اور ان سے un-authorized period of occupancy کا پینل رینٹ بھی وصول کر لیا گیا ہے۔ تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مجسٹریٹ صاحب کی عدالت کے ذریعے خالی کروائے گئے گھروں کی تفصیل تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 دسمبر 2013)</u>

<u>گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ملازمین کو میرٹ پر دی گئی رہائش گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*1254: <u>جناب احمد خان بھچر</u>: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں ملازمین کے تمام کیٹیگریز کی کل کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران خلاف پالیسی، آؤٹ آف ٹرن کتنے گھر الاٹ کئے گئے، الاٹی کا نام، عہدہ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی رہائش گاہیں کون کون سی کیٹیگریز کو میرٹ پر دی گئیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ محکمہ کے نام سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں جن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی گئیں، ان کی رجسٹریشن نمبر، رجسٹریشن سال و تاریخ الاٹی کے نام و محکمہ سے بھی آگاہ کریں؟

(ہ) گریڈ 5 سے گریڈ 14 کے کتنے ایسے ملازمین ہیں، جن کی رجسٹریشن 1992 سے 2000 کے درمیان ہے اور میرٹ پر بھی ہیں ان کو ابھی تک سرکاری رہائش الاٹ نہیں ہوئی، ان کے نام، عہدہ، محکمہ سے آگاہ کریں؟

(و) کیا حکومت ان ملازمین افسران و اہلکاران جن کی رجسٹریشن 1992 سے 2000 کے درمیان ہوئی ان کو میرٹ پر رہائش گاہیں الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ خلاف پالیسی الاٹمنٹ کرنے کا اختیار کسی کو نہ ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ صاحب نے قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی ہیں جن کی تعداد 600 ہے۔ تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں مختلف کیٹیگریز میں میرٹ پر کی گئی الاٹمنٹس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں تفصیل تتمہ "ب" اور رجسٹریشن کے ضمن میں تفصیل مذکورہ لسٹ کے کالم نمبر 7 پر ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گریڈ 5 سے گریڈ 14 کے جن ملازمین کی 1992 سے 2000 کے درمیان رجسٹریشن ہے ان کی تفصیل تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ 1997 سے پہلے سیکرٹریٹ اور نان سیکرٹریٹ کے نام سے ملازمین کی رجسٹریشن کی جاتی تھی، لیکن 1997 کے بعد صرف لاہور ہائی کورٹ، پنجاب سول سیکرٹریٹ اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور ان کو ہی میرٹ کی بنیاد پر الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔ ان محکموں کے علاوہ باقی تمام محکمہ جات رجسٹریشن کے اہل نہیں۔ مزید براں میرٹ پر نام Mature ہونے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر کی دستیابی پر الاٹمنٹ کر دی جاتی ہے۔ مزید عرض ہے کہ Junior Room -2 کیٹیگری میں مورخہ 27-03-1990 تک رجسٹرڈ ملازمین کو الاٹمنٹس کر دی گئی ہیں۔ Junior Room -2 کیٹیگری میں مورخہ 21-02-2000 تک رجسٹرڈ ملازمین کو الاٹمنٹس کر دی گئی ہیں اور Room 4-3 کیٹیگری میں مورخہ 19-08-2000 تک رجسٹرڈ ملازمین کو الاٹمنٹس کر دی گئی ہیں۔

(و) جواب جیسا کہ جزو (ہ) پر درج ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2013)</u>

<u>رومز کیٹیگری 3/4 میں کوارٹرز تبدیلی ایکسچینج کی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

<u>*1369: جناب احمد شاہ کھگہ</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جن سرکاری ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کیا جاتا ہے تو ان کو Date of Possession سے اگلے تین سال تک رولز کے مطابق Exchange نہیں کیا جا سکتا؟

(ب) جنوری 2012 سے آج تک 3/4 رومز کیٹیگری میں Exchange کے لئے کتنی

درخواستیں محکمہ کو موصول ہوئیں، کتنی درخواستوں پر عمل کرتے ہوئے سرکاری گھر الاٹ کئے گئے اور کتنی درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا۔درخواست دہندگان کے ناموں کے ساتھ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) رولز سے ہٹ کر تین سال سے پہلے ہی 4/3 رومز کیٹیگری میں جن درخواستوں پر عمل ہوا محکمہ نے کس اتھارٹی کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے سرکاری ملازمین کو گھر الاٹ کئے۔ایوان کو تفصیل کے ساتھ۔آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا (c) 32 کے مطابق exchange کا طریق کار درج ذیل ہے:۔

"The exchange of residence of the same category shall be at the discretion of Government subject to clearance of house rent and all utility bills. No Government servant, except in hardship cases, will be allowed to exchange his/ her Government residence before 3years of its physical occupation and 3years prior to his/ her superannuation. Moreover, the allottees of Govt. residences, belonging to eligible departments only, shall be allowed exchange of Government residences."

Exchange کے لئے درخواست دینے والے الاٹیز کی ہارڈشپ / مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی کے مطابق گھر exchange کیا جاتا ہے۔یہ exchange عام طور پر subject

to vacation basis پر ہوتی ہے اور اس پر عمل درآمد ہونے میں مزید کچھ عرصہ لگ جاتا ہے۔ جس کے بعد گھر عملی طور پر exchange ہوتے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جنوری 2012 سے لیکر دسمبر 2013 تک 4/3 رومز کیٹیگری میں گھروں کے exchange کے لئے اسٹیٹ آفس میں ٹوٹل 49 درخواستیں موصول ہوئیں۔ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 31 درخواستوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابت exchange کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس کی تفصیلات تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ باقی ماندہ 18 درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا جن کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں جواب جزو (الف) کے ساتھ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ S&GAD کی الاٹمنٹ پالیسی 1997ء (ترمیم شدہ 2009-01-19 تک) کے پیراجات 26 اور (C)32 کی رو سے Competent Authority کو مختلف اقسام کے ہارڈشپ کیسوں میں گھر exchange کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ تاہم درخواست دہندہ کے حالات، ہارڈشپ اور گھروں کی دستیابی (availability) کو مدنظر رکھ کر ایسی exchange پر غور کیا جاتا ہے۔ پالیسی کے متعلقہ پیراجات تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ نیز جنوری 2012 سے لیکر اب تک 4/3 رومز کیٹیگری میں 31 درخواستوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابت exchange کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس کی تفصیلات تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ تتمہ "ب" پر موجود بعض کیسز میں ہارڈشپ کی نوعیت درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر 12، 8 اور 31 میں میڈیکل گراؤنڈ، سیریل نمبر 27 میں Dilapidated Condition of Quarter اور سیریل نمبر 28 میں بوڑھے والدین کا سیڑھیوں سے اترنے چڑھنے میں مشکلات کے پیش نظر رکھتے ہوئے سرکاری گھر exchange کیا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2014)</u>

<u>لاہور: جی او آر ون، ٹو، تھری میں ریٹائرڈ رہائش پذیر افسران کی تفصیلات</u>

*1382: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور GOR I-II-III میں کتنے ایسے ریٹائرڈ افسران ہیں جو ابھی تک سرکاری گھروں پر قابض ہیں اور انہوں نے کب سرکاری گھر خالی کرنے تھے۔ لیکن ابھی تک خالی نہیں کئے-ان کے نام اور وہ ابھی تک کس حیثیت میں ان گھروں میں رہ رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے آج تک وہ مکان خالی کیوں نہیں کروائے، وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ GOR-I, II, III میں ریٹائرڈ افسران جو ابھی تک سرکاری گھروں میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو افسران ریٹائر ہو چکے ہیں وہ اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد سرکاری گھر کو دو ماہ grace period کے طور پر اور چھ ماہ extension کے طور پر رکھ سکتے ہیں۔ پالیسی extension کے مطابق ان کی حیثیت ناجائز قابضین کی نہ ہے۔ پالیسی extension ختم ہونے کے بعد ان سے مکان خالی کروالئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)

لاہور: جی او آر ون میں سرکاری رہائش گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1383: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جی او آر-I لاہور میں کل کتنے سرکاری مکان ہیں اور اس وقت ان میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسر پنجاب میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا جی او آر I, II, III میں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر صرف ڈی ایم جی افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں یا کسی پی سی ایس افسر کو بھی الاٹ کئے جاتے ہیں-اگر الاٹ کئے جاتے ہیں تو کس شرح سے

اوران پی سی ایس افسران کے نام بھی بتائے جائیں جنہیں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) گریڈ 20 کے کتنے پی سی ایس افسران ہیں جو ابھی تک کیٹیگری سی میں رہ رہے ہیں لیکن انہیں Entitlement کے مطابق گھر الاٹ نہیں کئے گئے؟

(د) جی او آر I, II اور III میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسران 14-2013 میں ریٹائرڈ ہو رہے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی او آر۔ ون، لاہور (GOR-I) میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 70 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو پنجاب میں ہیں۔ دیگر 101 رہائش گاہوں میں سے 25 رہائش گاہیں لاہور ہائی کورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں۔ 20 رہائش گاہیں سپیکر، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی، صوبائی وزراء کرام اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں۔ 9 رہائش گاہوں میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور دیگر دفاتر قائم ہیں اور 47 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جن کی موجودہ تعیناتی وفاقی حکومت کے اداروں میں ہے۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق سرکاری گھر "پہلے آیئے اور پہلے پایئے" کے اصول کے مطابق الاٹ کیے جاتے ہیں اس میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہ ہے۔ جی او آر 1، II اور III میں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے ان گھروں کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو پی سی ایس افسران کو الاٹ ہیں۔

(ج) گریڈ 20 کے پی سی ایس افسران جو "سی" کیٹیگری میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ قیصر سلیم، ڈائریکٹر جنرل، پاپولیشن ویلفیئر (بی ایس 20) C-03/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

2۔ محمد حسن رضوی، ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب (بی ایس 20) C-16/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

ان افسران نے اپنی Entitlement کے مطابق سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست جمع نہیں کروائی، جس کی وجہ سے انہیں گھر الاٹ نہیں کئے گئے۔ جن افسران نے اپنے استحقاق کے مطابق سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے انہیں ان کی باری آنے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) جی او آر I, II, III میں جو الاٹی 2013-2014 میں ریٹائر ہو چکے ہیں یا ریٹائر ہو رہے ہیں ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 نومبر 2013)</u>

<u>لاہور: اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں ملازمین کی تعداد و بے قاعدگیوں کی تفصیلات</u>

*1458: <u>شیخ علاؤالدین</u>: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں کتنے ملازمین ایسے ہیں جو قواعد کے برعکس تین سال سے زائد یہاں پر تعینات ہیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے یہاں تعینات رہنے والے ملازمین نے اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور ملازمین کے جائز کاموں کو بھی نہیں کرتے اور کئی کئی دنوں بلکہ کئی کئی ماہ تک دفتروں کے چکر لگواتے رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن ملازمین نے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کروانے کے لئے اگر مذکورہ

دفتر کے اہلکاران وافسران کو بھتہ دے دیا ان کو کسی نہ کسی سکیم جیسے انفارمر سکیم، میڈیکل کی سکیم پر الاٹمنٹ ہو جاتی ہے ؟

(د) اسٹیٹ آفس کے کن ملازمین کو سرکاری کوارٹرز الاٹ ہو چکے ہیں اور کن کن سکیموں کے تحت ہوئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور کوارٹر الاٹمنٹ کی رجسٹریشن نمبر سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے اکثر کو انفارمر سکیم یا دوسری سکیموں کے تحت الاٹمنٹس ہوئیں، کیا یہ میرٹ ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

<u>لاہور: اسٹیٹ آفس کے افسران کا عرصہ تعیناتی و سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات</u>

*1461: <u>جناب محمد عارف عباسی</u>: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں اسٹیٹ آفیسر، انسپکٹر اور مجسٹریٹ کون ہیں ان کے نام و گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ افسران واہلکاران کب سے ان اسامیوں پر تعینات چلے آرہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان افیسران واہلکاران کی تعیناتی کے دوران متعدد رہائش گاہیں میرٹ سے ہٹ کر الاٹ کی گئیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب بھی ان افسران کی ملی بھگت سے سینکڑوں اہلکاران وافسران سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابض سالہا سال سے بیٹھے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران واہلکاران سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابض اہلکاران سے بھتہ وصول کرتے ہیں، اگر ایسا نہیں ہے تو انہوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ایسے ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں، ان رہائش گاہوں کے نمبر زیر رہائشی کا نام وعہدہ اور محکمہ کے نام سے سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس، پنجاب سول سیکرٹریٹ میں تعینات اسٹیٹ آفیسر کا نام عمر فاروق گریڈ 17/PMS سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کا نام منظور احمد، 18/PCS اور انفورسمنٹ انسپکٹر کا نام محمد مختار میکن، BS-12 ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس، پنجاب سول سیکرٹریٹ میں اسٹیٹ آفیسر مورخہ 15-08-2008، سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ اپریل 2006 سے جبکہ انفورسمنٹ انسپکٹر مورخہ 08-01-2011 سے تعینات ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب الاٹمنٹ پالیسی پر انتہائی سختی سے عمل پیرا ہے اور الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 26 کے مطابق Out of Turn الاٹمنٹ کا اختیار صرف ہارڈشپ کمیٹی کو ہے یا پالیسی کے پیرا 27 کے مطابق انفارمر سکیم کے تحت Out of Turn الاٹمنٹ ہو سکتی ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ صاحب قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے out of Turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔ علاوہ ازیں Out of Turn الاٹمنٹ کا کوئی طریق کار نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ تاہم جو لوگ ریٹائر یا ٹرانسفر ہو جاتے ہیں ان کو الاٹمنٹ پالیسی میں دی گئی رعایت کے مطابق extension دی جاتی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ناجائز قابضین سے واگزار کروائی گئی رہائش گاہوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 دسمبر 2013)</u>

<u>لاہور: ناجائز قابضین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و پینل رینٹ کی وصولی کی تفصیلات</u>

*1463: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفیسر، انسپکٹر اور مجسٹریٹ سول سیکرٹریٹ پنجاب نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ناجائز قابضین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے کتنی دفعہ اچانک چھاپے مارے اور کتنی رہائش گاہیں خالی کروائیں، ان رہائش گاہوں کے نمبرز و ناجائز قابض کا نام، محکمہ کی سال وائز تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اس وقت کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں پر ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہیں۔ان کے نمبرز، رہائشی کا نام اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں اور یہ رہائش گاہیں کب تک واگزار کروالی جائیں گی؟

(ج) ان ناجائز قابضین کو اسٹیٹ آفیسر کی جانب سے کتنا کتنا پینل رینٹ ڈالا گیا اور کتنی ادائیگی ہوئی، ان کو رہائش گاہیں چھوڑنے کیلئے کتنی دفعہ مراسلہ یاددہانی بھجوایا اور وصول کروایا گیا۔تاریخ وسال سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اسٹیٹ آفیسر اور انسپکٹر روزانہ کی بنیاد پر GORs اور سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے ہیں۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 370 رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں اور ان رہائش گاہوں کے ناجائز قابضین کے نام، سال وائز تتمہ "الف" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت کسی سرکاری گھر پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے ماسوائے ان گھروں کے جن کے الاٹیوں نے مختلف عدالت ہائے سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔

ایسے گھروں کی تفصیل تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی حکم امتناعی خارج ہونگے، مذکورہ گھر واگزار کروالئے جائیں گے۔

(ج) تتمہ "ب" پر دیئے گئے گھروں کے معاملات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ عدالتی فیصلہ سے قبل کسی قسم کی کارروائی توہین عدالت کے زمرے میں آتی ہے۔ عدالتی فیصلہ کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید براں جن ناجائز قابضین کو رینٹ کنٹرولر، ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے پینل رینٹ ڈالا گیا ان کی تفصیل تتمہ "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2014)

سرکاری ملازمین کی بیرون ملک سرکاری دوروں پر بھجوانے کی تفصیلات

*1472: میاں طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے جون 2013 کے دوران سرکاری ملازمین کے بیرون ملک سرکاری دورے / رخصت پر پابندی عائد کی تھی؟

(ب) کیا یہ پابندی اب بھی عائد ہے یا اٹھالی گئی ہے؟

(ج) یکم جون 2013 سے آج تک گریڈ 19 اور اوپر کے کتنے ملازمین کو بیرون ملک سرکاری دورے کرنے کے لئے این او سی اور رخصت دی گئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع موجودہ پوسٹنگ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان ملازمین کے سرکاری دورے پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ ہوئی، تفصیل ملازم وائز بتائیں؟

(ہ) پابندی کے دوران ان کو سرکاری دورے پر بھجوانے کی وجوہات کیا ہیں۔اس کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ حکومت پنجاب نے 25اگست 2010 سے منسٹروں،ایم پی ایز اور سرکاری آفیسران کے حکومتی خرچ پر بیرون ملک دوروں پر پابندی عائد کی تھی اور صرف اس صورت میں دورے کی اجازت دی گئی ہے جبکہ یہ دورہ انتہائی ناگزیر ہو اور اس کی منظوری اخراجات میں کمی کے لئے قائم کی گئی کمیٹی سے لی گئی ہو۔(ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب)جی ہاں یہ پابندی تاحال برقرار ہے۔

(ج)یکم جون 2013 سے آج تک گریڈ 19 اور اوپر کے کل 26 ملازمین کو بیرون ملک سرکاری دورے کے لئے این او سی دیا گیا۔ جس کی تفصیل مع نام، گریڈ، عہدہ، سمیت ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دیا گیا ہے۔

(د)ان افسران کو بیرون ملک تربیتی پروگرامز میں شرکت کے لئے بھیجا گیا جن پر حکومت پنجاب یا وفاقی حکومت کا کچھ خرچ نہیں ہوا کیونکہ ان کے مکمل اخراجات معاون اداروں نے برداشت کئے۔ تربیتی پروگرامز سے ان افسروں اور متعلقہ محکموں کی کارکردگی میں خاطر خواہ بہتری آئی۔

(ہ)ان افسران کو بیرون ملک تربیتی پروگرامز میں شرکت کی غرض سے بھیجا گیا جس کے نتیجے میں ان افسران اور محکموں کی کارکردگی میں بہتری آئی۔ ان تمام افسران کی مجاز اتھارٹی چیف منسٹر/چیف سیکرٹری پنجاب ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 نومبر 2013)

لاہور: اسٹیٹ آفیسر کے تعاون سے سرکاری اراضی پر قابضین کی تفصیلات

*1552: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پائلٹ سکول وحدت کالونی لاہور اور مارکیٹ کے درمیان ناجائز قابضین نے مزید سرکاری اراضی پر قبضہ کے لیے کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر پرانی اینٹوں سے ایک حویلی بنا رکھی ہے؟

(ب) کیا اسٹیٹ آفیسر نے مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لیے آج تک کوئی کارروائی کی ہے، اس کی جامع رپورٹ پیش کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) درست نہ ہے۔ اس قسم کی کوئی حویلی مذکورہ جگہ پر نہ پائی جاتی ہے۔ البتہ مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز، ایک ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا میکینکل سٹور ہے۔ جہاں پر تعمیری سامان وغیرہ رکھا ہوا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہاں کوئی غیر قانونی تجاوزات نہ پائی جاتی ہیں۔ وہاں ماسوائے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز، ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور میکینکل سٹور کے کوئی انکروچمنٹ نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہاں کوئی غیر قانونی تجاوزات نہ پائی جاتی ہیں۔ وہاں ماسوائے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز، ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور میکینکل سٹور کے کوئی انکروچمنٹ نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 اکتوبر 2013)</u>

<u>جی او آر (ون) لاہور کی رہائش گاہوں اور الاٹیوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*<u>1648: محترمہ حنا پرویز بٹ</u>: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر I لاہور میں کل کتنے سرکاری مکان ہیں اور اس وقت ان میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسر پنجاب میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا جی او آر I، II اور III میں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر صرف ڈی ایم جی افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں یا کہ پی سی ایس افسران کو بھی الاٹ کئے جاتے ہیں تو کس Ratio سے اور ان پی سی ایس افسران کے نام بھی بتائے جائیں جنہیں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) گریڈ20 کے کتنے پی سی ایس افسران ہیں جو ابھی تک کیٹیگری "سی" میں رہ رہے ہیں لیکن انہیں ان کی Entitlement کے مطابق گھر الاٹ نہیں کئے گئے ان کے نام بتائیں نیز حکومت انہیں ان کی Entitlement کے حساب سے کب تک گھر الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) جی او آر I, II اور III لاہور میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسران 13-2012 میں ریٹائر ہوئے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ہ) ایسے کتنے ریٹائرڈ افسران ہیں جو ابھی تک جی او آر I کے سرکاری گھروں پر قابض ہیں وہ کب ریٹائر ہوئے ہیں اور انہوں نے کب سرکاری گھر خالی کرنے تھے، لیکن ابھی تک خالی نہیں کئے ان کے نام بتائے جائیں اور یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ابھی تک کس حیثیت میں ان گھروں پر قابض ہیں اور ان سے کب تک یہ گھر خالی کروالئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 2 اکتوبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) جی او آر ون (GOR-I) میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 69 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو پنجاب میں تعینات ہیں۔ دیگر 102 رہائش گاہوں میں سے 25 رہائش گاہیں لاہور ہائی کورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں۔ 20 رہائش گاہیں سپیکر، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی، صوبائی وزراء کرام اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں۔ 9 رہائش گاہوں میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ اور دیگر دفاتر قائم ہیں اور 48 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جن کی موجودہ تعیناتی وفاقی حکومت یا اس کے ماتحت اداروں میں ہے۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق جی او آر I, II اور III میں "اے" اور "بی" کیٹیگری کے گھروں کی الاٹمنٹ میں DMG اور PCS افسران میں کسی قسم کی تفریق نہ کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی شرح مقرر ہے۔ جن PCS افسران کو کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ20 کے پی سی ایس افسران جو "سی" کیٹیگری میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:۔

1۔ قیصر سلیم، ڈائریکٹر جنرل، پاپولیشن ویلفیئر (بی ایس 20) C-03/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

2۔ محمد حسن رضوی، ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب (بی ایس 20) C-16/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

ان افسران نے اپنی Entitlement کے مطابق سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست جمع نہیں کروائی۔ جس کی وجہ سے انہیں گھر الاٹ نہیں کیے گئے۔ جن افسران نے اپنے استحقاق کے مطابق سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے۔ انہیں ان کی باری آنے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) جی او آر I، II اور III میں جو الاٹی 2012-13 میں ریٹائر ہو چکے ہیں یا ریٹائر ہو رہے ہیں ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر۔ ون (GOR-I) میں اس وقت صرف پانچ ریٹائرڈ سرکاری آفیسر رہائش پذیر ہیں جن کو مجاز اتھارٹی نے ریٹائرمنٹ سے نارمل رینٹ کی ادائیگی پر آٹھ ماہ کی قانون کے مطابق توسیع دے رکھی ہے۔ تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2013)

سال 2008 اور 2009 میں وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں ہونے والی سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*1748: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2008 اور 2009 کے دوران سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈی او لیٹر کن کن افسران و ملازمین کی سفارش کے لئے آئے۔ ان افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ، رجسٹریشن نمبر اور محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ب) مذکورہ بالاڈی اولیٹرز پر کن کن ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں اور کس کس کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ نہ کی گئیں، کن وجوہات کی بناء پر؟

(ج)ان میں سے کتنے الاٹی افسران واہلکاران ایسے تھے جن کی کل سروس چھ ماہ سے 10 سال کے درمیان تھی ان کے نام، عہدہ، محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ سرکاری رہائش گاہیں ان کو الاٹ ہوئیں جن کی اسٹیٹ آفس میں افسران و اہلکاران کے ساتھ انڈرسٹینڈنگ تھی؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق تمام سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ پہلے آئیے اور پہلے پائیے کے اصول پر کی جاتی ہے، لیکن اس پر عمل گزشتہ پانچ سالوں کے دوران نہیں کیا گیا؟

(و) اگر تمام الاٹمنٹس وزیر اعلیٰ یاACS صاحبان کی سفارشات پر کی جاتی ہیں تو پہلے آئیے اور پہلے پائیے کے اصول کو ختم کرنا مناسب نہ ہو گا؟

(ز) کیاآئندہ پانچ سال کے دوران موجودہ حکومت میرٹ پر سرکاری رہائش گاہیں الاٹمنٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں   توکب تک؟

(تاریخ وصولی 6اگست 2013 تاریخ ترسیل 2اگست 2013)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

<u>لاہور:اسٹیٹ آفس کے پچھلے پانچ سالوں کے اخراجات ودیگر تفصیلات</u>

*1749: <u>میاں محمد اسلم اقبال</u>: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اسٹیٹ آفس ایس اینڈجی اے ڈی لاہور کے گزشتہ پانچ سالوں کے اخراجات مدوائزوسال وائزبیان   فرمائیں؟

(ب) مذکورہ آفس کے ملازمین کی مذکورہ سالوں کی تنخواہوں اورٹی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) سب سے زیادہ ٹی اے / ڈی اے کس افسر / ملازم نے ان سالوں کے دوران حاصل کیا؟

(د)ان ملازمین میں سے کس کے پاس سرکاری گاڑی کب سے ہے، یہ کس ماڈل اور کمپنی کی ہے اور اس کے گزشتہ پانچ سالوں کے پٹرول / ڈیزل کے اخراجات بتائیں نیز لاگ بک کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں ؟

(تاریخ وصولی 6۔اگست 2013　　　تاریخ ترسیل 2اکتوبر 2013)

جواب موصول نہیں ہوا

صوبہ میں اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھرتی کی تفصیلات

*1820: محترمہ شنیلہ روت: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2010 میں ایک قانون کے تحت صوبہ پنجاب میں اقلیتوں کے لئے ملازمت کا کوٹہ 5 فیصد کر دیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو قانون پر عمل درآمد کرتے ہوئے تاحال اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے کل کتنے افراد کو محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں ملازمت دی گئی ؟

(تاریخ وصولی 15اگست 2013　　　تاریخ ترسیل 4نومبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست ہے۔ حکومت پنجاب کے نوٹیفیکیشن نمبر SOR-III 1-35/93 (S&GAD) مورخہ 27-03-2010 کے مطابق ملازمت میں اقلیتوں کے لئے 5 فیصد کوٹہ مختص کیا گیا ہے جس کا نفاذ مورخہ 27-03-2010 سے ہو گا۔

(ب)(i) جی ہاں۔ مورخہ 27-03-2010 سے لے کر اب تک ایک فرد لبھا مسیح ذیشان بطور پی ایم ایس آفیسر (بنیادی سکیل۔17) میں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر اقلیتی کوٹہ میں بھرتی کیا گیا ہے۔

(ii)سال2012 کے دوران سٹینو گرافرز (بنیادی سکیل۔12) کی کل313اسامیاں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن برائے بھرتی شائع کی گئیں۔ان اسامیوں میں سے اقلیتوں کے لئے مختص ملازمت کے 5 فیصد کوٹہ کے حساب سے 16 اسامیاں رکھی گئی تھیں مگر اس کوٹے کے لئے کوئی بھی امیدوار کامیاب ہوکر ایس اینڈ جی اے ڈی میں ملازمت حاصل نہ کر سکا۔یہ 16 اسامیاں تاحال خالی ہیں۔جونہی دوبارہ بھرتی کا عمل شروع ہوگا۔ان اسامیوں کو پر کیا جائے گا۔

(iii)سال2010 کے بعد اسسٹنٹ / جونیئر کلرک کی اسامیوں پر کوئی تعیناتی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(iv) 2012ء میں40نائب قاصدین کی بھرتی کی گئی جس میں کوٹہ ہذا کے تحت 2اقلیتی امیدواران کو ملازمت دی گئی۔

(v)سال2010 کے بعد محکمہ ٹرانسپورٹ پول،ایس اینڈ جی اے ڈی میں سٹاف کارڈرائیور /مکینک /آٹو الیکٹریشن / سٹاف کار کلینرز کی اسامیوں پر کوئی تعیناتی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(vi)سال2010 کے بعد ویلفیئر ونگ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں کوئی تعیناتی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب12 دسمبر2013)

بینوولینٹ فنڈ سے سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ماہانہ گرانٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2437: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سرکاری ملازمین کے Benevolent Fund میں سے سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ماہانہ گرانٹ دی جاتی ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ گرانٹ ملازمین میں کس شرح سے ادا کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ ایک سال سے یہ گرانٹ فنڈز کی عدم دستیابی کا بہانہ بنا کر مختلف سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ادا نہیں کی جا رہی، خصوصاً ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کی بیوگان کو جو گرانٹ بند ہونے سے شدید مسائل سے دوچار ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب سرکاری ملازمین کے بنوولینٹ فنڈ میں سے سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ماہانہ گرانٹ دی جاتی ہے۔

(ب) یہ گرانٹ ملازمین میں درج ذیل شرح سے دی جاتی ہے۔

Non Gazetted

BS- 1 to 10 Rs. 1300 PM

BS- 11 to 16 Rs. 1700 PM

Gazetted

BS- 16 to 17 Rs. 3500 PM

BS- 18 to 19 Rs. 6000 PM

BS-20 & Above Rs. 8000 PM

(ج) یہ درست نہ ہے کہ گزشتہ ایک سال سے یہ گرانٹ فنڈز کی عدم دستیابی کا بہانہ بنا کر مختلف سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ادا نہیں کی جا رہی۔ جنوری 2013 تا دسمبر 2013 صوبائی بینوولینٹ فنڈ سے تمام بیوگان کو ماہانہ امداد جاری کی جا چکی ہے اور کسی بھی بیوہ کے بقایاجات قابل ادائیگی نہ ہیں۔ بنک کے پاس اس وقت مزید 3 ماہ کے یعنی مارچ 2014 تک کے پیسے موجود ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2014)

محکمہ انسداد رشوت ستانی میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2463: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ انسداد رشوت ستانی کے تفتیشی عملہ میں محکمہ کے کل کتنے وقتی ملازم ہیں اور کتنے افراد دوسرے محکمہ جات سے ڈیپوٹیشن پر حاصل کئے گئے ہیں محکمہ جات کی تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں؟

(ب) گزشتہ تین سال میں گریڈ16 اور اس سے اوپر کی کتنی پوسٹیں خالی ہوسکیں۔اس میں سے کتنے افراد کو دوسرے محکموں سے ڈیپوٹیشن پر حاصل کیا گیا، کیا گریڈ 16 یا اس سے اوپر کی اسامیوں میں براہ راست تقرری کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کوئی ڈیمانڈ بھیجی گئی اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) اس محکمہ میں کتنے حاضر سروس وریٹائرڈ فوجی افسران ہیں۔یہ کس کس پوسٹ پر ہیں اور ان کی تقرری کس معیار کو مد نظر رکھ کر کی گئی،ان کے نام اور عہدوں سے مطلع فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) محکمہ انسداد رشوت ستانی کے تفتیشی عملہ کی کل اسامیوں کی تعداد 663 ہے، جس میں سے دیگر محکمہ جات سے ڈیپوٹیشن پر حاصل کئے گئے افراد کی تعداد 361 ہے۔ جبکہ اینٹی کرپشن کے 171 افراد ان اسامیوں پر کام کررہے ہیں۔ تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ تین سال کے دوران گریڈ16 اور اس سے اوپر کی خالی ہونے والی پوسٹوں کے متعلق اعداد وشمار دینا ممکن نہیں کیونکہ یہ صورتحال روزانہ کی بنیاد پر تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ لہذا گریڈ16 اور اس کے اوپر کی خالی اور پرشدہ اسامیوں کی موجودہ صورتحال کی تفصیل پرچم "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گریڈ16 اور اس کے اوپر کی مندرجہ ذیل اسامیوں پر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کی گئی:۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لیگل)	24

اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)	01
اکاؤنٹس آفیسر	01
انسپکٹرز	11

مزید برآں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (تفتیش) کی 09 اور ڈپٹی ڈائریکٹرز (فرانزک لیبارٹری) 01، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (فرانزک لیبارٹری) 01، ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) 01، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) 01 کی اسامیوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کے ئے تحرک کر دیا گیا ہے بقیہ خالی اسامیاں محکمانہ ترقی کے ذریعے پر ہونی ہیں جو کہ سروس رولز کی شرائط مکمل نہ ہونے کی وجہ سے پر نہیں ہو سکیں۔

(ج) موجودہ اسامیوں میں سے کسی بھی اسامی پر کوئی بھی حاضر سروس / ریٹائرڈ فوجی کی تقرری نہ کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2014)

لاہور: جی او آر ون، ٹو، تھری میں ریٹائرمنٹ کے باوجود سرکاری رہائش گاہوں پر قابض افسران و دیگر تفصیلات

*2701: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جی او آر I لاہور میں کل کتنی رہائش گاہیں ہیں، اس وقت ان میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسر پنجاب میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا جی او آر I، II اور III میں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر صرف ڈی ایم جی افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں یا کہ پی سی ایس افسران کو بھی الاٹ کئے جاتے ہیں تو کس Ratio سے اور ان پی سی ایس افسران کے نام بھی بتائے جائیں جنھیں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) گریڈ 20 کے کتنے پی سی ایس افسران ہیں جو ابھی تک کیٹیگری "سی" میں رہ رہے ہیں لیکن انہیں ان کی Entitlement کے مطابق گھر الاٹ نہیں کئے گئے ان کے نام بتائیں نیز حکومت انہیں ان کی Entitlement کے حساب سے کب تک گھر الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) جی او آر I, II اور III لاہور میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسران 12-2011 میں ریٹائر ہوئے ہیں ان کے نام بتائے جائیں ؟

(ہ) ایسے کتنے ریٹائرڈ افسران ہیں جو ابھی تک جی او آر I کے سرکاری گھروں پر قابض ہیں وہ کب ریٹائر ہوئے ہیں اور انہوں نے کب سرکاری گھر خالی کرنے تھے، لیکن ابھی تک خالی نہیں کئے ان کے نام بتائے جائیں اور یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ابھی تک کس حیثیت میں ان گھروں پر قابض ہیں، کیا ان سے پینل رینٹ وصول کیا جارہا ہے تو کب سے نیز رینٹ کتنے عرصہ کے بعد شروع کیا جاتا ہے ؟

(و) حکومت کب تک مذکورہ رہائش گاہیں خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 فروری 2014)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

<u>لاہور: وحدت کالونی میں غیر قانونی چلنے والی دکانیں اور کھوکھوں کی تفصیلات</u>

<u>*2702: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:</u> کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں جو الاٹیز گھروں میں دکانیں چلارہے تھے، انہیں ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے الاٹمنٹ کینسل کرنے کی دھمکی آمیز احکامات جاری کرکے دکانیں بند کروادی گئی تھیں جبکہ اس وقت بھی اسٹیٹ آفیسر کی خصوصی اجازت سے باہر کے لوگ مارکیٹ اور گرلز پائلٹ سکول کے پاس تقریباً 20 عدد کھوکھے چلارہے ہیں ؟

(ب) اگر مذکورہ کھوکھے باقاعدہ اجازت سے چل رہے ہیں تو اجازت ناموں کی نقول ایوان میں پیش کریں اور اگر غیر قانونی ہیں تو ان کے خلاف اسٹیٹ آفس کی جانب سے آج تک کی جانے والی کارروائی کی تاریخ وار رپورٹ ایوان میں پیش کریں ؟

(ج) کیا حکومت غیر قانونی کھوکھے بند کرنے اور ان سے بھتہ لینے والے اسٹیٹ آفس کے ذمہ دار آفیسرز کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 9 دسمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) وحدت کالونی میں کوئی بھی الاٹی اپنے گھر میں دکانیں نہیں چلارہا ہے اور نہ ہی کسی الاٹی کو اجازت ہے کہ وہ گھر میں دکان چلائے۔ وحدت کالونی لاہور میں کل 18 دکانیں ہیں جو عرصہ 20 سال قبل اخبار میں اشتہار دینے کے بعد میرٹ پر الاٹ کردی گئی تھیں۔

(ب) کچھ عرصہ قبل وحدت کالونی کے ایک فنکشنل ایریا میں کچھ لوگ کھوکھے لگاکر بیٹھے تھے ان کو وہاں سے مورخہ 2012-09-11 کو بے دخل کردیا گیا تھا۔ جس پر انہوں نے مجاز اتھارٹی کو درخواست دی کہ ہم پچھلے بیس سالوں سے مذکورہ جگہ پر کاروبار کررہے ہیں لہذا ہمیں اسی جگہ پر کام جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ جس پر مجاز اتھارٹی نے تاحکم ثانی ان کو عارضی طور پر اپنے سٹالز لگانے کی زبانی اجازت دے دی۔ (تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) ان تمام سٹال / کھوکھے کو مجاز اتھارٹی نے بغیر کسی رینٹ کے عارضی طور پر اپنا کاروبار جاری رکھنے کی غیر تحریری اجازت دے رکھی ہے تاہم حکومت اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس جگہ مزید کمرشل دکانوں کی کتنی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دکانیں تعمیر کرکے قواعد وضوابط کے مطابق کرایہ وصول کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعمیرات و مواصلات کو مجوزہ سکیم بنانے کے لئے لیٹر بھیج دیا گیا ہے۔ (تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2014)

لاہور: اسٹیٹ آفیسر کے ناروا رویہ کی تفصیلات

*2703: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسٹیٹ آفس ایس اینڈ جی اے ڈی میں کام کے لئے آنے والے سرکاری ملازمین کو سٹاف کی طرف سے ہدایت کی جاتی ہے کہ اسٹیٹ آفیسر سے رابطہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفس ٹائم میں پتہ کرنے پر بتایا جاتا ہے کہ اسٹیٹ آفیسر کورٹ کیس کے سلسلے میں دفتر سے باہر ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفس ٹائم کے بعد اسٹیٹ آفیسر شام تک ملی بھگت والے کیس نمٹاتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹیٹ آفیسر سرکاری ملازمین کے مسائل کے حل کے لئے کوئی وقت نہیں دیتے یہاں تک کہ ٹیلی فون اٹنڈنٹ کرنا تک گوارا نہیں کرتے؟

(ہ) کیا جناب ایڈیشنل چیف سیکرٹری سائلین کے مسائل سننے کے لئے اسٹیٹ آفیسر کو کچھ ٹائم آفس میں بیٹھنے کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ ٹائم کو نوٹس کی شکل میں اسٹیٹ آفس کے باہر آویزاں کرنے اور کسی بھی شکایت کی صورت میں کوئی فون نمبر یا فیکس نمبر بھی مذکورہ نوٹس پر دینے کا ارادہ رکھتی ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اسٹیٹ آفس میں کام کے لئے آنے والے سائلین کی شکایات کے پیش نظر کہ نچلے ملازمین ان کو صحیح رہنمائی یا کیس کی درست تفصیلات نہیں بتاتے، یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے کام کے سلسلے میں ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) یا اسٹیٹ آفیسر سے ہی ملیں اور کسی دوسرے نان گزیٹڈ ملازم سے رابطہ نہ کریں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفیسر کو اعلیٰ افسران کے حکم پر مختلف GOR,s یا رہائشی کالونیوں کا دورہ کرنا پڑتا ہے نیز اس وقت اسٹیٹ آفس کے متعلق تقریباً 50 سے زیادہ مقدمات عدالت ہائے دیوانی / سیشن اور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں اور عدالت کے بلانے پر اسٹیٹ آفیسر کو حاضر

ہونا پڑتا ہے۔ان وجوہات کے باعث اسٹیٹ افسر کو متعدد بار دفتر سے باہر جانا پڑتا ہے۔تاہم اسٹیٹ افسر کی عدم موجودگی کی صورت میں سائلین ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) کے دفتر میں مل سکتے ہیں۔

(ج) یہ ہر گز درست نہ ہے۔البتہ کام کی زیادتی کی وجہ سے بعض اوقات دفتر کے اوقات کے بعد بیٹھنا پڑجاتا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اسٹیٹ افسر کی دفتر میں غیر موجودگی کی صورت میں ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) یا ڈپٹی سیکرٹری سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ہ) جواب جزو "د" میں عرض کر دیا گیا ہے۔

(و) اس بابت عرض کیا جاتا ہے کہ تمام دیگر سرکاری دفاتر کی طرح اسٹیٹ آفس کے ٹیلی فون نمبر بھی ٹیلی فون کی ڈائریکٹری میں موجود ہیں۔ نیز اسٹیٹ آفیسر اپنے دفتر میں موجود ہوتے ہیں۔ماسوائے ان صورتوں کے جو کہ اوپر بیان کی گئی ہیں جن کی وجہ سے اسٹیٹ آفیسر کو دفتر سے باہر جانا پڑتا ہے۔ شکایت کنندہ افسران بالا کو بھی درخواست دے سکتا ہے۔اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ اسٹیٹ آفیسر کی دفتر موجودگی کے متعلق ایک بورڈ / تختی بنا کر اسٹیٹ آفس کے باہر بھی لگادی جائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2014)</u>

<u>سرکاری ملازمین کو گھر الاٹ اور ایکسچینج کرنے کی تفصیلات</u>

*2801: <u>لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جن سرکاری ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کیا جاتا ہے تو ان کو Date of Possession سے لے کر اگلے تین سال تک رولز کے مطابق Exchange نہیں کیا جاتا؟

(ب) جنوری 2012 سے آج تک 4/3 رومز کیٹیگری میں Exchange کے لئے کتنی درخواستیں محکمہ کو موصول ہوئیں، کتنی درخواستوں پر عمل کرتے ہوئے سرکاری گھر الاٹ کئے گئے اور کتنی درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا۔ درخواست دہندگان کے ناموں کے ساتھ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج)رولز سے ہٹ کر تین سال سے پہلے 3/4 رومز کیٹیگری میں جن درخواستوں پر عمل ہوا محکمہ نے کس اتھارٹی کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے سرکاری ملازمین کو گھر الاٹ کئے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا (c) 32 کے مطابق exchange کا طریق کار درج ذیل ہے:۔

"The exchange of residence of the same category shall be at the discretion of Government subject to clearance of house rent and all utility bills. No Government servant, except in hardship cases, will be allowed to exchange his/ her Government residence before 3 years of its physical occupation and 3 years prior to his/ her superannuation. Moreover, the allottees of Govt. residences, belonging to eligible departments only, shall be allowed exchange of Government residences."

Exchange کے لئے درخواست دینے والے الاٹیز کی ہارڈشپ / مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی کے مطابق گھر exchange کیا جاتا ہے۔ یہ exchange عام طور پر subject to vacation basis پر ہوتی ہے اور اس پر عمل درآمد ہونے میں مزید کچھ عرصہ لگ جاتا ہے۔ جس کے بعد گھر عملی طور پر exchange ہوتے ہیں۔

(ب)جنوری2012سے لیکردسمبر2013تک4/3رومز کیٹیگری میں گھروں کے exchangeکے لئے اسٹیٹ آفس میں ٹوٹل49درخواستیں موصول ہوئیں۔ تفصیل تتمہ "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 31درخواستوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابتexchangeکے احکامات جاری کئے گئے۔اس کی تفصیلات تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ باقی ماندہ18درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا جن کی تفصیل تتمہ "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)جواب جزو(الف)کے ساتھ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ S&GADکی الاٹمنٹ پالیسی 1997ء (ترمیم شدہ2009۔01۔19تک)کے پیراجات26اور(C)32کی روسے Competent Authorityکو مختلف اقسام کے ہارڈشپ کیسوں میں گھر exchange کرنے کی اجازت حاصل ہے تاہم درخواست دہندہ کے حالات،ہارڈشپ اور گھروں کی دستیابی(availability)کو مدنظر رکھ کر ایسی exchangeپر غور کیا جاتا ہے۔ پالیسی کے متعلقہ پیراجات تتمہ "د"ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ نیز جنوری2012سے لیکر اب تک4/3رومز کیٹیگری میں31درخواستوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابت exchange کے احکامات جاری کئے گئے۔اس کی تفصیلات تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔تتمہ "ب"پر موجود بعض کیسز میں ہارڈشپ کی نوعیت درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر12،8اور31میں میڈیکل گراونڈ، سیریل نمبر27میں Dilapidated Condition of Quarterاور سیریل نمبر28میں بوڑھے والدین کا سیڑھیوں سے اترنے چڑھنے میں مشکلات کے پیش نظر رکھتے ہوئے سرکاری گھر exchangeکیا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب12فروری2014)</u>

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ12فروری2014 — سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک 14 فروری 2014 محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ راحیلہ خادم حسین	175
2	محترمہ عائشہ جاوید	299۔298
3	سردار وقاص حسن موکل	301۔300
4	ڈاکٹر مراد راس	303۔302
5	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	304
6	جناب اعجاز خان	376۔375
7	جناب محمد عارف عباسی	1461۔554
8	محترمہ راحیلہ انور	1552۔1218
9	ملک تیمور مسعود	1253۔1252
10	جناب احمد خان بھچر	1463۔1254
11	جناب احمد شاہ کھگہ	1369
12	ڈاکٹر نوشین حامد	1383۔1382
13	شیخ علاؤالدین	1458
14	میاں طاہر پرویز	1472
15	محترمہ حنا پرویز بٹ	1648
16	میاں محمد اسلم اقبال	1749۔1748

1820	محترمہ شنیلہ روت	17
2463-2437	ڈاکٹر سید وسیم اختر	18
2701	محترمہ فائزہ احمد ملک	19
2702	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	20
2703	محترمہ فوزیہ ایوب قریشی	21
2801	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	22